**جُز دوم** بسم الله الرحمن الرحيم

تاریخ: ۲۷مارچ ۲۰۱۳ء

# سنت اللہ

## ذات باری تعالیٰ کے مقدس افعال، مقدرات اور اظہار سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات

۲۶۔ ''اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں میں سنت اللہ یہی ہے کہ اُن میں اخفاء اور ابتلا کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے کیونکہ اگر یہ پہلو نہ رکھا جاوے تو پھر کوئی اختلاف ہی نہ رہے اور سب کا ایک ہی مذہب ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے امتیاز کیلئے ایسا ہی چاہا ہے کہ پیش گوئیوں میں ایک ابتلا کا پہلو رکھ دیتا ہے۔ کوتاہ اندیش، ظاہر پرست اُس پر اڑ جاتے ہیں اور اصل مقصد سے دور جا پڑتے ہیں'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۱۵۴)

۲۷۔ ''سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے جاری ہے کہ لوگوں کا خیال کسی اور طرف ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کوئی اور بات کر دکھلاتا ہے جس سے بہتوں کے واسطے صورت ابتلاء پیدا ہو جاتی ہے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۲)

۲۸۔ ''سنت اللہ یہی ہے کہ جب زمین فسق و فجور سے بھر جاتی ہے تو اُسکے روکنے والی قوت آسمان سے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو آسمان سے بھیج دیتا ہے جس کے ذریعہ لوگوں کو توبہ کی توفیق ملتی ہے۔'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۹۹)

۲۹۔ ''مخالفت ہمیشہ راست بازوں کی ہوتی ہے۔ جھوٹوں کی کوئی مخالفت نہیں کرتا بلکہ لوگ اُنکے ساتھ ہو جاتے ہیں اور یہ سنت اللہ ہے''
(ملفوظات جلد۵۔ص۵۶)

۳۰۔ ''جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے عادت اللہ اسی طرح سے ہے کہ ایک جہاں اُنکی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتا ہے اور جس طرح سے کوئی مسافر چلتا ہے تو کُتے اُس کے اردگرد جمع ہو کر بھونکتے اور شور مچاتے ہیں۔ اسی طرح سے جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے وہ چونکہ اُن لوگوں میں سے نہیں ہوتا اس لیے دوسرے لوگ کُتوں کی طرح اُس پر پڑتے ہیں اور مخالفت کا شور مچاتے اور دُکھ دینے کی کوششیں کرتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ ایک نظر میں سب کو ہلاک کر دیتا ہے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۳۷۸)

۳۱۔ ''خدا تعالیٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ ایک نام کسی کو عطا کرتا ہے اور کئی معنی اُس سے مراد ہوتے ہیں اور سب اُس پر صادق آتے ہیں''
(روحانی خزائن جلد۱۵۔ ص۱۷)

۳۲۔ ''جب انبیاء اور رُسل آتے ہیں وہ ایک وقت تک صبر کرتے ہیں اور مخالفوں کی مخالفت جب انتہاء تک پہنچ جاتی ہے تو ایک وقت توجہ تام سے اقبال علی اللہ کر کے فیصلہ چاہتے ہیں اور پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے وخاب کل جبار عنید۔ استفتحو سنت اللہ کو بیان کرتا ہے کہ وہ اُس وقت فیصلہ چاہتے ہیں اور اُس فیصلہ چاہنے کی خواہش اُن میں پیدا ہی اُس وقت ہوتی ہے جب گویا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے''

(تفسیر فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ جلد۲ ص۷۵۲)

۳۳۔ ’’اُس نے ہر ایک چیز کو پانی سے ہی پیدا کیا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی سنت کی طرف دیکھ کیونکر اُس نے کثرت کو وحدت کی طرف رد کیا ہے اور پانی کو زمین اور آسمان کی ماں ٹھہرایا ہے‘‘ (تفسیر فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ جلد۱۔ ص۵۰۹)

۳۴۔ ’’خدا تعالیٰ کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ موت کے قریب اکثر لوگوں کو کوئی خواب یا الہام ہو جاتا ہے اس میں کسی مذہب کی خصوصیت نہیں اور نہ صالح اور نیکوکار ہونے کی شرط ہے‘‘ (تفسیر فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ جلد۲ ص۳۶۳)

۳۵۔ ’’اللہ تعالیٰ کی سنت قرآن کریم میں اس طرح پر جاری ہے کہ نظریات کو ثابت کرنے کے واسطے بدیہات کو بطور شاہد پیش کرتا ہے تا کہ نظری امور ثابت ہوں‘‘ (تفسیر فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ جلد۴۔ ص۵۸۵)

۳۶۔ ’’میں ہمیشہ یہ سنت اللہ انبیاء علیھم السلام اور سنت اللہ میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر اِس گرامی جماعت کی رائفت ورحمت ابتلا کے وقت اپنے خدام کی نسبت جوش مارتی ہے آرام وعافیت کے وقت وہ حالت نہیں ہوتی‘‘ (ملفوظات جلد ۱ ص۳۸۲)

۳۷۔ ’’سنت اللہ اس طرح پر جاری ہے وہ جس کو ماموراور مصلح مقرر فرماتا ہے اُس کو ایک اعلیٰ خاندان میں ہونے کا شرف دیتا ہے اور یہ اسلئے کہ لوگوں پر اُسکا اثر پڑے اور کوئی طعنہ نہ دے سکے‘‘ (ملفوظات جلد ۱۔ ص۳۹۸)

۳۸۔ ’’یہ سنت اللہ ہے کہ مامور من اللہ ستائے جاتے ہیں دکھ دیئے جاتے ہیں۔ مشکل پر مشکل اُن کے سامنے آتی ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ ہلاک ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ نصرت الٰہی کو جذب کریں‘‘ (ملفوظات جلد ۱۔ ص۴۲۴)

۳۹۔ ’’یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطہ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن نہ اس لئے کہ غرق کئے جاویں بلکہ اس لئے کہ اُن موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہہ میں ہیں۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں نہ اسلئے کہ جلائے جائیں بلکہ اس غرض کیلئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دکھایا جاوے‘‘ (ملفوظات جلد ۱۔ ص۵۱۵)

۴۰۔ ’’دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں نے جو اعلیٰ مراتب کے عطا کرنے کے واسطے امتحان مقرر کیئے ہیں یہی سنت اللہ کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی بعد امتحانوں کے درجات عطا کرتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد ۱۔ ص۵۲۴)

۴۱۔ ’’سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جس قدر زور ہوا ہے سچوں پر ہی ہوا ہے اُن کی مخالفت میں ساری طاقتیں خرچ کی گئی ہیں۔ دیکھو آنحضرت ﷺ کی مخالفت میں کتنا زور لگایا گیا برخلاف اس کے مسیلمہ کذاب کو فی الفور مان لیا گیا۔ ایسا ہی حضرت مسیحؑ کے وقت میں

ہوااوراب بھی ویساہی ہوا۔ جھوٹوں کوکوئی پوچھتا بھی نہیں۔ راستباز پر حملہ پر حملہ کرتے ہیں اور اُس کی مخالفت کے لئے سب مل بیٹھے ہیں'' (ملفوظات جلد ۱۔ ص۵۸۳۔۵۸۴)

۴۲۔ ''جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔'' (روحانی خزائن جلد۲۰۔ص۳۰۵)

۴۳۔ ''اکثر سنت یہی ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے ایک عذاب کے نازل کرنے میں اپنا ارادہ کو ظاہر کر دیا تو وہ اپنے ارادہ کو واپس نہیں لیتا'' (روحانی خزائن جلد۲۲۔ ص۲۰)

۴۴۔ ''عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اُس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں'' (روحانی خزائن جلد۲۲۔ ص۱۶۵)

۴۵۔ ''وحی کے باب میں یہی عادت اللہ جاری ہے کہ جب تک باعث محرک وحی پیدا نہ ہولے تب تک وحی نازل نہیں ہوتی'' (روحانی خزائن جلد۱۔ ص۷۵)

۴۶۔ ''آنحضرت ﷺ خدا کے سچے رسول اور سب رسولوں سے افضل تھے۔ سچا ہونا اُن کا اس سے ثابت ہے کہ اُس عام ضلالت کے زمانہ میں قانون قدرت ایک سچے ہادی کا متقاضی تھا اور سنت الہیہ ایک رہبر صادق کی مقتضی تھی'' (روحانی خزائن جلد۱۔ ص۱۱۳)

۴۷۔ ''اسی طرح عادت الہیہ جاری ہے کہ امراض روحانی دُور کرنے کیلئے انبیاء اور اُنکے کامل تابعین کو ذریعہ اور وسیلہ ٹھہرا رکھا ہے اُنہیں کی صحبت میں دل تسلی پکڑتے ہیں اور بشریت کی آلائشیں رُوبکمی ہوتی ہیں اور نفسانی ظلمتیں اُٹھتی ہیں اور محبت الہٰی کا شوق جوش مارتا ہے اور آسمانی برکات اپنا جلوہ دکھاتی ہیں اور بغیر اُن کے ہرگز یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں۔ پس یہی باتیں اُن کی شناخت کی علامات خاصہ ہیں'' **فتد برو لا تغفل** (روحانی خزائن جلد۱۔ ص۳۵۵۔۳۵۶)

۴۸۔ ''جب انسان سب توفیقوں کو پا کر خداداد قوتوں کو کسی فعل کے انجام کیلئے حرکت دیتا ہے اور جہاں تک اپنا زور اور طاقت اور قوت ہے خرچ کرتا ہے تو اس وقت عادت الہیہ اس طرح پر جاری ہے کہ وہ اُسکی کوششوں کو ضائع ہونے نہیں دیتا بلکہ اُن کوششوں پر ثمرات حسنہ مترتب کرتا ہے'' (روحانی خزائن جلد۱۔ ص۴۲۲)

۴۹۔ ’’مگر خدا کے لوگ جو ہوتے ہیں اُن کی روشن پیشگوئیاں ہمیشہ سے سچائی کے نور سے منور ہوتی ہیں ماسواء اسکے وہ مبارک پیشگوئیاں ایک عجیب طور کی عجیب تائید سے لازم ملزوم ہوتی ہیں۔ خدا اپنے بندوں کے کاموں کا آپ متولی ہو کر ایک حیرت انگیز طور پر اُن کی تائید کرتا ہے اور کیا ظاہری طور پر اور کیا باطنی طور پر ہر دم اور ہر لحظہ اُن کی مدد میں رہتا ہے اور اُن سے اُس کی یہی عادت ہے کہ اُن کو اپنی تائیدات کی خبریں پیش از وقوع بتلاتا ہے اور اُن کے تردّد و تفکر کے وقت میں اپنے پُر نور کلام سے اُن کو تسلی اور تشفی بخشتا ہے اور پھر ایک ایسے عجیب طور پر اُن کی مدد کرتا ہے کہ جو خیال اور گمان میں نہیں ہوتی۔۔۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۱۔ ص ۵۵۴)

۵۰۔ ’’سو عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جو لوگ اُس کی درگاہ عالی میں بلائے جاتے ہیں اُن کی تربیت کبھی جمالی صفت سے اور کبھی جلالی صفت سے ہوتی ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد ۱۔ ص ۶۱۹)